ارشاداتِ قائدِاعظمؒ

ماخوذ

- "اسلام صرف چند رسوم، روایات اور مذہبی اصولوں کا نام نہیں بلکہ مسلمانوں کے سیاسی، اقتصادی و دیگر مسائل کی رہبری کے لئے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اسلام کی بنیاد صرف ایک خدا پر ہے۔ انسان، انسان میں کوئی فرق نہیں۔ مساوات، آزادی اور بھائی چارہ اسلام کے مخصوص اصول ہیں۔"
- "مغرب کے اقتصادی اصول ہمارے لئے سبق آموز ہیں۔ جن کی وجہ سے آج دنیا بحران کا شکار ہے۔ آپ کے تحقیقی ادارے کو چاہیئے کہ وہ اسلامی نظریات پر سماجی اور اقتصادی زندگی کی بنیاد رکھے۔ ایک خوش حال اور مطمئن معاشرے کے لئے مغربی اصول کسی طرح مفید نہیں ہو سکتے۔ ہمیں تو ایک نئے طریقِ کار کو اپنانا چاہیئے۔ جو انسانی مساوات اور سماجی انصاف کے اسلامی اصولوں پر مبنی ہو۔"
- "میں پاکستان کے عوام کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اپنے میں جوش و ولولہ پیدا کیجئے۔ ہمت اور اُمید کے ساتھ اپنا کام جاری رکھیئے۔ اور کسی طرح مایوس نہ ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ سات کروڑ انسانوں کی یہ متحدہ قوم جو عزم و استقلال کی حامل ہے اور جس کی تاریخ و تہذیب ایک شاندار حیثیت رکھتی ہے۔ اپنا کام جاری رکھے گی۔ اور کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔ ہمیں اپنا یہ قول یاد رکھنا چاہیئے۔ اتحاد، تنظیم اور ایمان ہے۔"
- "اپنے اندر مجاہدوں کا سا جذبہ پیدا کرو۔ جیسا کہ تمہارے آبا و اجداد میں تھا۔ تم ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہو۔ جس کی تاریخ بلند ہمتی، استقلال، بہادری اور اعلیٰ کردار کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ اپنی دیرینہ روایات پر عمل کر کے اس میں ایک نئے اور شاندار باب کا اضافہ کر دو۔

پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنا دو۔ ایک ایسی عظیم قوم کا قلعہ جس کا نظریہ اندرونی اور بیرونی امن کا قیام ہو۔"

"ہمارا مقصد امن ہے۔ دو طرح کا امن یعنی ملک کے اندر، ہر حصہ میں بھی اور ملک کے باہر دوسرے علاقوں میں بھی۔ ہم نہ صرف اپنے پڑوسی ملکوں بلکہ دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ۔ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ ہمیں نہ کسی ملک سے دشمنی ہے اور نہ کسی کے خلاف کوئی جارحانہ عزم۔ اقوام متحدہ کے منشور پر ہمیں پورا اعتماد ہے۔ ہم دنیا میں سلامتی اور خوش حالی کے خواہاں ہیں۔ اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔"

"ہمیں ہر قیمت پر امن قائم رکھنا ہے۔ یہ ہمارے رہنماؤں اور عوام کا فرض ہے۔ انھیں لازم ہے کہ اس کوشش میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیں۔"

"آپ کو چاہیئے کہ ویسا ہی اتحاد قائم رکھیں جیسا کہ حصولِ پاکستان کی جدوجہد کے وقت موجود تھا۔ اس حقیقت کو فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ اس وقت ملک بیرونی و اندرونی خلفشار کا شکار ہے۔ ایسے نازک حالات میں ہمیں صرف ایک سیاسی جماعت کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ہمیں ان چھوٹی چھوٹی سیاسی جماعتوں کی ہمت افزائی نہ کرنا چاہیئے۔ جن میں پاکستان دشمن عناصر موجود ہیں۔ خانگی جھگڑوں اور صوبائی عصبیت سے اپنے آپ کو دُور رکھیں۔ اگر ہم من حیث القوم متحد رہیں اور حکومت کی حمایت کرتے رہیں۔ تو بعض موروثی خرابیوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ ابھی ہمیں تعمیر پاکستان کے مقصد کے لئے آگے بڑھنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ صحیح طریقے اختیار کر کے اور خدا کی تائید سے آگے بڑھ کر ہم پاکستان کو دنیا کی ایک عظیم طاقت بنا سکیں گے۔ میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ آپ غلط راستہ اختیار نہ کریں۔

"حصولِ پاکستان کے مقابلے میں اس ملک کی تعمیر پر کہیں زیادہ کوششیں صرف کرنی ہیں۔ اور اس کے لئے قربانیاں بھی دینی ہیں۔ ہم اس موقع پر اپنے بھائیوں اور بہنوں کو نہیں بھلا سکتے۔ جنہوں نے اپنا سب کچھ اس لئے قربان کر دیا کہ پاکستان قائم ہو جائے۔ اور ہم یہاں رہ سکیں۔ خدا ان کی روحوں کو خوش رکھے۔ ہم کبھی ان کی یاد اپنے دلوں سے نہیں نکال سکتے۔"

"صوبائیت ایک لعنت ہے، ایک بیماری ہے۔ میں اس سے مسلمانوں کو نجات دلانا چاہتا ہوں۔ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ ایک عزم کے ساتھ متحد ہو کر نہ چلے۔ ہم سب پاکستانی ہیں۔ اور مملکت کے لئے ہم سب کو مل کر کام کرنا ہے۔ قربانیاں دینی ہیں اور وقت پڑے تو جان بھی دے دینا ہے۔ تاوقتیکہ پاکستان ایک عظیم مملکت نہ بن جائے۔"

❋ "میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ سب یہاں (پاکستان میں) باہر سے آئے تھے۔ بنگال کے اصل باشندے کون تھے؟ وہ نہیں جو آج یہاں سکونت پذیر ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا تو بیکار ہوگا ہم بنگالی ہیں یا سندھی، پٹھان ہیں یا پنجابی۔ بلکہ ہم سب مسلمان ہیں۔ صوبائیت، فرقہ پرستی کی طرح ایک لعنت ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کو لیا جا سکتا ہے۔ جہاں برطانیہ کے خلاف اعلانِ آزادی کے وقت بہت سی قومیں تھیں۔ ہسپانوی، فرانسیسی، جرمن، اطالوی، انگریز اور ڈچ وغیرہ۔ اور یہ سب قومیں بڑی بڑی تھیں لیکن وہ ایک قوم بن گئیں۔ اور آپ کا تعلق تو کسی قوم سے بھی نہیں۔ اور اب تو آپ کو پاکستان مل گیا ہے۔ لیکن اُن لوگوں کے پاس عقل تھی۔ آپ کو بھی عقل کا استعمال کرنا چاہیئے فرانس کے لوگوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم فرانسیسی ہیں۔ اور ایک بڑی قوم کے افراد ہیں۔ بلکہ وہ بہت جلد یہ باتیں بھول گئے اور کہنے لگے کہ ہم امریکی ہیں۔ اسی طرح آپ کو کہنا چاہیئے کہ ہمارا ملک پاکستان ہے اور ہم پاکستانی ہیں۔"

"ہمیں اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے جو ہر لحظہ اس مملکت کے وجود کو خطرہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔"

❋ "میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ پاکستان کو مٹانے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ وہ سخت غلط فہمی کا شکار ہیں۔ پاکستان کی جڑیں بہت مضبوط اور گہری ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ اس مملکت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں۔"

"ہمیں پاکستان کے شہری کی حیثیت سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم مختلف خصوصیات رکھتے ہوئے بھی ایک ہی قوم کے افراد ہیں۔ ہم میں ذات پات کی کوئی تفریق نہیں۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت، خلوص اور امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اور ملک کی خوشحالی کے لئے متحدہ جدوجہد

کرنے کے اہل ہیں "

- " دو قومی نظریہ ایک نظریہ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ اور واقعات نے بھی اس کی تصدیق کردی ہے "
- " کوئی قوم کسی واحد ریاستی زبان کے بغیر متحد و مستحکم نہیں رہ سکتی اور نہ سرکاری فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے جاسکتے ہیں "
- " آزادی کے معنی بے راہ روی کے تو نہیں ہیں کہ جو کچھ تمہارا دل چاہے وہ کرو اور عوام کے مفاد کو پسِ پشت ڈال دو۔ ریاست کی سلامتی کو نظر انداز کردو۔ ہمیں ایک متحدہ قوم بن کر کام کرنا ہے۔ نظم و ضبط قائم رکھنا ہے۔ اور تعمیری جذبہ کو بروئے کار لانا ہے "
- " حکومت پر نکتہ چینی کرنا بہت آسان ہے لیکن اگر آنکھیں بند کرکے ایسا کیا جائے تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کم ازکم جو کچھ کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں بھی تو ایک دو لفظ کہیئے۔ اس کے بعد نکتہ چینی کیجئے۔ یاد رکھیئے کہ حکومت کا مقصد لوگوں کی بھلائی ہے۔ حکومت کو بدلنے کے لئے غنڈہ گردی کے طریقے اختیار نہیں کرنا چاہیئے "
- " آپ سب کو معلوم ہے کہ اس وقت ہمارے پاس کچھ بھی تو نہیں ہے اور ہمارے کاندھوں پر ایک بڑا بوجھ ہے اس لئے اگر آپ پاکستان کو ایک عظیم ملک دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنے آرام و آسائش اور تفریحوں کو بھول جائیں۔ جتنا زیادہ کام کرسکتے ہیں کریں اور زیادہ سے زیادہ وقت دیں۔ دیانتداری، خلوص اور حکومت کے ساتھ وفاداری آپ کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے "

جنوری ۱۹۷۶ء کے فکر و نظر کا خصوصی مقالہ

"اسلام میں حزبِ اختلاف کا تصوّر"

مقالے کے اہم نکات :۔ اسلامی نظامِ حکومت میں شوریٰ کا اساسی کردار۔ آزادیٔ فکر و اظہارِ رائے۔ اختلافِ رائے کا مقصد۔ اختلافِ رائے کی صورت میں فیصلے کا اصول۔ کثرتِ رائے کی قدر و قیمت ؟۔ حدیث اختلاف امتی رحمۃ کا تجزیہ۔ حکومت سے اختلاف کی گنجائش۔ تاریخ سے اس کی مثالیں۔ اختلاف میں "الدین النصیحۃ" کی اہمیت۔ جنوری کے شمارے کی چند اور جھلکیاں :۔ سمت قبلہ کا تعین (سائے کی مدد سے)۔ پروفیسر مولوی محمد شفیع کا کتب خانہ۔ اُردو شاعری اور تصوف۔ صاوی شعلان، اقبال کے ایک عرب ترجمان